قیمتی پتھروں پرزکوٰۃ کا حکم

ریفرنس نمبر:JTL-1619 تاریخ:25-03-2024

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ مجھے قیمتی پتھر جمع کرنے کا شوق ہے، لہذا میرے پاس کافی مالیت کے قیمتی پتھر موجود ہیں، میں نے ان پتھروں کو بیچنے کے لیے نہیں خریدا، بلکہ صرف شوقیہ طور پر خریدا ہے، تو کیا مجھ پر ان کی زکوۃ لازم ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

سونا، چاندی، کسی بھی ملک کی کرنسی، پرائز بانڈز اور سائمہ جانوروں کے علاوہ کسی بھی چیز پر صرف تب زکوٰۃ لازم ہوتی ہے کہ جب اسے بیچنے کی نیت سے خریدا ہو، اگر اسے بیچنے کی نیت سے نہیں خریدا، تو چاہے وہ کتنی بھی مالیت کی ہو، اس پر زکوٰۃ لازم نہیں ہے۔لہذا پوچھی گئی صورت میں جب آپ نے ان قیمتی پتھروں کو بیچنے کے لیے نہیں خریدا، بلکہ صرف شوقیہ طور پر اپنے پاس رکھنے کے لیے خریدا ہے، تو ان پر زکوٰۃ لازم نہیں ہے۔

تنویر الابصار اور درمختار میں ہے:"(لا زكاة في اللآلئ والجواهر) وإن ساوت ألفًا اتفاقًا (إلا أن تكون للتجارة) والأصل أن ما عدا الحجرين والسوائم إنما يزكى بنية التجارة"

ترجمہ: موتیوں اور جواہرات (قیمتی پتھروں)، میں بالاتفاق زکوٰۃ نہیں ہے، اگرچہ وہ ہزاروں کے

ہوں، سوائے یہ کہ وہ تجارت کے لیے ہوں۔ اصل یہ ہے کہ سونا چاندی اور چرنے والے جانوروں کے علاوہ جو کچھ ہے ان کی زکوٰۃ صرف تب دی جائے گی، جب انہیں تجارت کی نیت سے خریدا ہو۔

(درمختار، کتاب الزکوۃ، جلد2، صفحہ273، دارالفکر، بیروت)

علامہ علاؤ الدین ابو بکر بن مسعود کاسانی حنفی رحمۃ اللہ علیہ (سالِ وفات:587ھ) "بدائع الصنائع" میں ارشاد فرماتے ہیں: "وأما اليواقيت واللآلئ والجواهر فلا زكاة فيها، وإن كانت حليا إلا أن تكون للتجارة "ترجمہ: یاقوت اور موتی اور جواہرات (قیمتی پتھروں) میں زکوٰۃ نہیں، اگرچہ وہ زیور کی صورت میں ہوں، البتہ اگر وہ تجارت کی غرض سے لیے گئے ہوں، تو ان پر زکوٰۃ ہے۔ **(بدائع الصنائع، جلد1، صفحہ180، دارالفکر، بیروت)**

مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ (سالِ وفات:1367ھ/1947ء) "بہارِ شریعت" میں ارشاد فرماتے ہیں: "موتی اور جواہر پر زکاۃ واجب نہیں، اگرچہ ہزاروں کے ہوں۔ ہاں اگر تجارت کی نیّت سے لیے تو واجب ہوگئی۔"

(بہار شریعت، جلد1، حصہ5، صفحہ889، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل **ورسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــہ

مفتی ابو الحسن محمد ھاشم خان عطاری

14رمضان المکرم 1445ھ/25مارچ 2024ء

دارالافتاء اہلسنت
المفتی
daruliftaa@dawateislami.net

نوٹ: دارالافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دارالافتاء اہلسنت کے
آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net کے ذریعے کی جاسکتی ہے